ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

علم صوتیات تاریخ اور تکنیک

Phonetics History and Technique

غلام علی

بی ایس اردو، یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

Abstract:

Linguistics refers to the scientific study of human language. Phonetics is its main and important branch. Phonetics started with Sanskrit. Panini is the Sanskrit linguist who first wrote the first formal book on generative grammar. For the classification of sounds, the alphabet is divided into two groups. One group is called consonants and the other is called vowels. For their classification, a chart has been drawn up on the pattern of the IPA's syllable chart. Linguistics is essentially a practical activity.

Key words: Phonetics, Articulators, Urdu Wovels, Urdu Consonants, Place of Articulation, Manner of Articulation.

زبان انسانوں کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ ہر زبان تقاضہ کرتی ہے کہ اسے بولنے اور پڑھنے والے اس زبان کے ابتدائی اصول و ضوابط سے بہ خوبی واقف ہوں۔ زبان کے متعلق سائنسی بنیادوں پر علم حاصل کرنے کو "لسانیات" یا "علم زبان" کہا جاتا ہے۔ لسانیات سے مراد زبان کا سائنسی مطالعہ ہے۔ علم زبان یا لسانیات کی باقاعدہ اور جامع تعریف کے لیے ہمیں چند مستند آراء کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

ماہر لسانیات وکٹوریا اے فرامکن رقم طراز ہیں:

"انسانی زبان کا سائنسی مطالعہ لسانیات یا علم زبان کہلاتا ہے"۔(1)

ژاں ایچیسن کے مطابق:

"لسانیات یا علم زبان ان بنیادی سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کرتی ہے کہ:

زبان کیا ہے اور یہ کیسے کام کرتی ہے؟"۔(2)

عصر حاضر کے معروف ماہر لسانیات نوم چومسکی کہتے ہیں:

"زبان جملوں کا ایک (محدود یا لا محدود) مجموعہ ہے جو کہ محدود طوالت اور عناصر کے ایک محدود سیٹ سے بنتا ہے"۔(3)

چومسکی وضاحت کرتے ہیں کہ ہر جملے کی ایک ساخت ہوتی ہے، انسانی دماغ اس قابل ہے کہ کسی مخصوص زبان سے تعلق رکھنے والی آوازوں یا علامتوں کے محدود سیٹ سے مختلف جملے تشکیل دے سکے۔ انسانی دماغ یہ کام خودکار طریقے سے انجام دیتا ہے۔ مثلاً: ایک بچہ کسی بھی وقت ایک ایسا جملہ بول سکتا ہے جو اس نے پہلے کبھی سنا ہو نہ کہا ہو.

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ابوالاعجاز حفیظ صدیقی کے بقول:

’’لسانیات (Linguistics) کا اردو ترجمہ ہے۔ فلالوجی (Philology) کی اصطلاح بھی لسانیات کے مترادف کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔ لیکن فلالوجی نسبتاً ایک وسیع تر اصطلاح ہے جس کے مفہوم میں زبان کے سائنسی مطالعہ کے علاوہ ادبیات کا سائنسی مطالعہ بھی شامل ہے۔‘‘ (4)

محی الدین قادری زور نے لسانیات کو زبان کی پیدائش، ارتقا اور موت سے متعلق علم قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

’’لسانیات اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے زبان کی ماہیت، تشکیل، ارتقا، زندگی اور موت کے متعلق آگاہی ہوتی ہے۔‘‘ (5)

ویسے تو لسانیات کی بہت سی شاخیں ہیں لیکن ہم یہاں صوتیات (Phonetics) کی تاریخ اور تکنیک کا مطالعہ کریں گے جو کہ علم زبان کی ایک اہم اور بنیادی شاخ ہے. اپنے اس تحقیقی مقالے کے اصل موضوع کی طرف آنے سے پہلے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بلا شبہ اردو میں اس موضوع پر پہلے بہت سے تحقیقی مقالہ جات اور کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان مقالہ جات میں ڈاکٹر مسعود حسین خان کا "اردو، صوتیات کا خاکہ"، محی الدین قادری زور کا مضمون "صوتی تغیر و تبدل"، "اصوات اور شاعری" از ڈاکٹر مغنی تبسم، ڈاکٹر مسعود حسین خان کا "اردو حروف تہجی کی صوتیاتی ترتیب" اور "زبان کیا ہے؟" از سہیل بخاری بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ البتہ ان تحقیقی مقالہ جات کے بعد علم صوتیات کے موضوع پر منصہ شہود پر آنے والی تحریروں میں ایک مشترک بات جو دیکھنے کو ملتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں کوئی نئی چیز یا کوئی نئی اصطلاح اردو کے جدید ماہرین لسانیات کی طرف سے منظر عام پر نہیں آسکی۔ بزرگوں نے جو اصول وضع کیے ہم نے صرف ان پر ہی "آمنا و صدقنا" کہا اور ان ہی کی کاوشوں کو بطور حوالہ پیش کر کے اپنی تحقیق کے حق میں ٹھوس دلائل دیتے رہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال ڈاکٹر مسعود حسین خان کا ترتیب کردہ اردو مصمتوں کا وہ جدول ہے جسے بغیر کسی رد و بدل اور نئے پن کے ہمارے لسانیاتی محققین من و عن اپنی تحریروں کا حصہ بناتے رہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ آپ بھی یہ ٹیبل ملاحظہ فرما سکتے ہیں:

اردو کے مصمتے

		دولبی	وندانی	معکوسی	حنکی	غشائی	لہاتی (کوے کی)
بندشی	غیر مسموع	پ	ت	ٹ	چ	ک	ق
(اسپھوٹ)	ہاکاری	پھ	تھ	ٹھ	چھ	کھ	
	مسموع	ب	د	ڈ	ج	گ	
	ہاکاری	بھ	دھ	ڈھ	جھ	گھ	
انفی (ناک کی)	مسموع	م	ن				
چپتاتی (رگڑ والی)	غیر مسموع	ف	س		ش	خ	
یا صفیری	مسموع	و	ز			غ	
تالیکا	مسموع		ر				
پہلوئی	مسموع		ل				
تھیک دار	مسموع			ڑ			
	مسموع (ہاکار)			ڑھ			
نیم مصوتہ					ی		

(6)

بلا شبہ یہ جدول اردو مصمتوں کو سمجھنے کے لیے ایک بنیادی حوالہ ہے لیکن لسانیات ایک ایسا علم ہے جو ہر وقت تحقیق و تجربات کا مرہون منت ہے۔ میں نے اپنے اس تحقیقی مقالے میں شعوری طور پر آئی پی اے کے جاری کردہ جدید ترین انگریزی کے مصمتوں کے جدول کی طرز پر اردو مصمتوں کا جدول ترتیب دینے کی کوشش کی ہے جو ماضی میں پیش کیے گئے تمام جدولیات سے مختلف اور جدید ہے۔ ایک اہم مسئلہ جو لسانیات کے قارئین کو درپیش ہوتا ہے وہ اردو لسانیات میں استعمال ہونے والی عربی و فارسی اصطلاحات کا ہے۔ اسکالر بے چارہ لسانی یا صوتیاتی مسائل کے ادراک سے پہلے ان کے لیے استعمال کی گئی اصطلاحات کو سمجھنے کے جھمیلے میں پھنس جاتا ہے۔ میں نے روایتی تراکیب سے انحراف کرتے ہوئے ایسے الفاظ کا استعمال کیا ہے جن کو پڑھتے ہی قاری کم از کم ان کے معانی تک رسائی حاصل کر سکے۔ میں نے علم صوتیات کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالنے کی سعی کی ہے۔ مختلف صوتی عوامل کو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں سے مثالیں دے کر ثابت کیا ہے تاکہ صوتیات کے ان مباحث کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ امید کرتا ہوں کہ میرا یہ تحقیقی مقالہ اردو لسانیات بالخصوص اردو صوتیات میں مزید تحقیق کے در وا کرے گا۔

صوتیات کی تاریخ (History of Phonetics)

قدیم صوتیات:

علم صوتیات کے باقاعدہ مطالعے کا آغاز چھٹی صدی قبل مسیح میں ہوا جسے سنسکرت کے ماہرین لسانیات نے انجام دیا۔ ان ابتدائی ماہرین لسانیات میں پانینی کا نام سب سے نمایاں ہے۔ اس کی چار حصوں پر مشتمل گرامر جو کہ 350 (ق م) میں لکھی گئی تھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس گرامر نے جدید لسانیات پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں اس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ کسی بھی زبان میں لکھی جانے والی جنریٹو گرامر (Generative Grammar) پر پہلی مکمل اور بہترین کتاب ہے۔ اس گرامر نے جدید لسانیات کو بنیادیں فراہم کیں اور بہت سے اہم صوتی اصول وضع کیے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ آواز میں گونج "Tone" کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ عمل اس وقت ہوتا ہے جب ووکل کارڈز بند ہوتے ہیں۔ اس گرامر کے صوتی اصولوں کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ سنسکرت میں آوازوں کا مطالعہ "شکشا" کہلاتا ہے۔ تیتریا اپنیشد (ہندوؤں کی مقدس کتاب) جسے زمانہ (ق م) میں لکھا گیا تھا وہ شکشا کو یوں بیان کرتی ہے:

"اب ہم شکشا کو بیان کریں گے۔ مصوتوں (Vowels) کی آوازیں، تلفظ، تعداد اور اس کے ساتھ ہم مصمتوں (Consonants) پر بھی گفتگو کریں گے. مزید ہم آوازوں کے توازن اور روابط کا بھی مطالعہ کریں گے جو کہ شکشا کے مطالعے کا حصہ ہیں"۔ (7)

جدید صوتیات:

پانینی اور اس کے ہم عصروں کے بعد علم صوتیات میں کوئی خاطر خواہ ترقی نہ ہو سکی۔ یونانی یا رومی ماہرین لسانیات نے محدود حد تک تحقیق کی جو کہ ناکافی تھی۔ جدید دور میں پہلے پہل صرف لکھنے اور بولنے والی زبان پر توجہ رہی کیونکہ پانینی کی توجہ صرف بولنے والی زبان پر مرکوز تھی۔ علم صوتیات میں باقاعدہ دلچسپی انیسویں صدی کے آغاز میں شروع ہوئی جب کہ صوتیات (Phonetics) کا لفظ اپنے موجودہ استعمال میں 1841 میں پہلی مرتبہ استعمال ہوا۔ جدید سائنسی ترقی، خاص طور پر آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ کی ایجاد کے بعد مواد (Data) کی تفصیل سے جانچ پڑتال اور نظر ثانی کا عمل شروع ہوا۔ اس جدید علم صوتیات کے ابتدائی دور میں صوتی علامتیں وجود میں آئیں جس کا سہرا Alexander Mellvile Bell کے سر ہے۔ اس ماہر لسانیات نے آواز کی ادائیگی کی جگہوں کا بھی تعین کیا۔ اس کی اس ایجاد نے بہرے بچوں کو زبان سیکھنے میں نہایت مدد دی جو کہ اس کی وجہ شہرت بھی بنا۔ آڈیو ریکارڈنگ کے آلات کی ایجاد اور دستیابی سے پہلے ماہرین صوتیات عملی علم صوتیات پر انحصار کرتے تھے تاکہ آوازوں کو علامتوں کی شکل میں لکھنے اور نتائج حاصل کرنے میں احتیاط برتی جائے اور کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ یہ تربیت دو حصوں پر مشتمل تھی ایک کانوں کی تربیت تاکہ وہ درست طریقے سے گفتگو کی آواز کو پہچان سکیں۔ دوسری تربیت آوازیں پیدا کرنے کی تھی کہ آوازوں کو صحیح طریقے سے کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے۔

ماہرین صوتیات سے یہ امید کی جاتی تھی کہ وہ عالمی صوتی حروف تہجی میں موجود مختلف آوازوں کو اپنے کان کے ذریعے آسانی سے پہچان سکیں. آئی پی اے (International Phonetics Association)آج بھی انہیں حروف تہجی کے ذریعے لوگوں کی آوازوں اور تلفظ کو جانچتی ہے۔ میلول بیل ہی وہ شخص تھا جس نے مصوتوں کی ادائیگی میں زبان کی اونچائی اور پچھلے حصے کے کردار کو تفصیل سے بیان کیا. اس کی تحقیق میں 09 مصوتوں کا تفصیلی ذکر تھا۔ تربیت کے وقت انہیں مصوتوں کو پڑھایا اور سکھایا جاتا تاکہ تحقیق کرتے وقت آوازوں کی سمجھ اور انہیں صوتی علامتوں میں لکھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ 1960 کی دہائی میں ایک ماہر لسانیات Peter Lade Fogde نے عملی تجربات کے ذریعے اس نظریہ کی مخالفت کی جس میں وہ اس نتیجے پر پہنچا کے مصوتے ہمارا سماعتی یا سننے کے متعلق ہدف ہیں نہ کہ بولنے کے بارے میں۔

علم صوتیات: (Phonetics)

صوتیات کو بول چال کی آوازوں (Speech Sounds) کی سائنس کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ انسانوں کے ذریعے ادا کی جانے والی آوازوں کی پیداوار، ترسیل اور حصول کا سائنسی مطالعہ ہے۔ آواز کی پیداوار جسم کے متعدد اعضاء کی بیک وقت سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد ہوا میں خلل پیدا کرنا ہے۔ سانس کے ذریعے استعمال ہونے والی ہوا توانائی کے ذریعے کے طور پر کام کرتی ہے جو باہر کی ہوا میں ارتعاش پیدا کرتی ہے تاکہ پیدا ہونے والی آواز کو سننے والے کے کانوں تک لے جایا جا سکے۔ سننے کے عمل کو حرکت میں لایا جاتا ہے جو کہ ایک مرتبہ پھر ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں سننے والے اعضاء شامل ہوتے ہیں۔

صوتیات کی تعریف کرتے ہوئے فائزہ بٹ رقم طراز ہیں :

"اس میں اصوات کی زیادہ سے زیادہ نزاکتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ شعبہ کسی ایک زبان تک محدود نہیں، اس میں تمام زبانوں کا مجموعی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اکثر کسی ایک زبان یا بولی کی صوتیات پر بحث کی جا سکتی ہے۔" (8)

آواز کے حصوں کی سمجھ جس میں اہم یا مخصوص خصوصیات میں سے غیر اہم خصوصیات کو ترک کرنا اور ان کو سمجھنا شامل ہے جو معنی خیز ہیں۔ یہ پیچیدہ تفصیلات کے ہجوم میں سے ایک چھوٹی بصری تصویر کو بازیافت کرنے کے مترادف ہے لیکن دماغ آنے والے سگنلز کو بڑی تیزی سے سمجھ سکتا ہے جنہیں بولنے والوں نے Encode (کسی پیغام کو خفیہ الفاظ میں منتقل) کیا ہوتا ہے۔ آواز توانائی کی شکل میں دماغ تک پہنچتی ہے۔ دماغی شریانوں کے جال کو سمجھا جاتا ہے اور وہ ان کو سمجھنے میں منظم کرتے ہیں جو کہ پہچان کی بنیاد ہے۔ ظاہر ہے کہ سننے والوں کی دلچسپی اس کے سماجی پس منظر، فکری سطح، ماضی کے تجربے اور دیگر معیارات کی صورت میں سمجھنے کی سطح میں ایک فعال اور اہم کردار ادا کرتا ہے پھر اسی کے مطابق تشریح کی جاتی ہے۔

ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ بولنے کے عمل میں پیچیدہ حرکات اور سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جن میں سے کچھ بیک وقت اور ناقابل یقین رفتار سے ہوتی ہیں۔ ہم فطری طور پر سہل انداز میں بات کرنے کے اتنے عادی ہیں کہ ہم آواز کی بناوٹ، اسے سمجھنے اور اس کی پیچیدہ نوعیت پر بہ مشکل ہی توجہ دیتے ہیں .

علم صوتیات کی بڑی شاخیں

طبیعاتی صوتیات: (Acoustic Phonetics)

طبیعاتی صوتیات بول چال کی آوازوں (Speech Sounds) کی ظاہری خصوصیات کا مطالعہ ہے، جیساکہ ان کی ترسیل میں تعداد اور اتار چڑھاؤ۔ ماہرین سمعیات سائنسی آلات کی مدد سے آواز کی لہروں کا تجزیہ کرتے ہیں۔ بولنے والے کے منہ سے نکلنے والی آواز کے مسائل کے دھارے کی طبعی یا ظاہری خصوصیات کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد طبیعاتی صوتیات میں خاطر خواہ پیش رفت نہ ہو سکی۔ بول چال کے دوران پیدا ہونے والی آوازوں کی لہروں کا تجزیہ اور ان کے اجزاء کی تعداد وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بولنے کی ترکیب میں بھی کافی ترقی ہوئی ہے۔ صوتی تجزیے نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ گفتگو یا بولنے کی صلاحیت مجرد آوازوں کی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ترتیب سے نہیں بنتی۔آوازوں کو ادا کرتے وقت ہونٹوں کو گول کرنا ہو، کسی آواز کو ناک سے ادا کرنا ہو یا آواز کو ادا کرتے وقت ایک لمحے کے لیے رکنا ہو، اس کی بھی صوتی اعتبار سے شناخت کی جا سکتی ہے۔طبعیاتی صوتیات نے مصوتوں کے مطالعے کے معاملات میں بھی بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

سمعی صوتیات : (Auditory Phonetics)

سمعی صوتیات اس عمل کا مطالعہ کرتی ہے کہ بول چال کی آوازوں (Speech Sounds) کو کس طرح سنا اور سمجھا جاتا ہے۔اس کے لیے ایک طرف سمجھنے کی نفسیات اور دوسری طرف دماغی پٹھوں کی ساخت کی تکنیک کا گہرا مطالعہ درکار ہے۔ سماعت نہایت پیچیدہ عمل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مجوزہ سگنلز کی ظاہری وضاحت کان پر اثر انداز ہو جائے تو سمعی احساسات کے لحاظ سے ان کی تشریح کرنا۔صوتی سگنل سمعی نظام کے اندر ظاہری خلل کا ایک پیچیدہ سلسلہ پیدا کرتے ہیں۔دماغ اس تبدیلی کے متعلق سگنل وصول کرتا ہے جس سے دماغ میں مزید سنسنی پیدا ہوتی ہے۔دماغ میں تبدیلی کے لحاظ سے سمعی اشاروں اور ان کی تشریح کے درمیان رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔

بول چال میں استعمال ہونے والے اعضاء کی صوتیات : (Articulatory Phonetics)

صوتیات کی یہ شاخ وضاحت کرتی ہے کہ انسانوں میں آواز پیدا کرنے کا طریقہ کار موجود ہے۔وہ آلہ جو بول چال کی آواز پیدا کرتا ہے انسانی جسم کے اندر واقع ہے۔انسان بولنے کے لیے مختلف اعضاء کا استعمال کرتا ہے جو پہلے ہی دیگر جسمانی ضروریات کو پورا کر رہے ہوتے ہیں۔ہونٹ، دانت، زبان، سخت تالو اور پھیپھڑے وہ تمام اعضاء ہیں جو آواز کی بناوٹ میں استعمال ہوتے ہیں۔ان کے پہلے سے مختلف جسمانی کام بھی ہیں۔ثقافتی ارتقاکے عمل کے دوران انسان نے ان اعضاء اور ان حصوں کو استعمال کرنے کے طریقے وضع کیے ہیں۔جیسا کہ نوک زبان، زبان کا پھل، زبان کے سامنے اور درمیان کا حصہ، زبان کے پچھلے حصے کے ساتھ متعلقہ حصوں، منہ یا سخت تالو کی چھت جیسے حصوں کا استعمال۔ان کے علاوہ ہوا کا بہاؤ جو پھیپھڑوں کے اندر اور باہر آتا جاتا ہے آواز یا بولنے کی بنیاد بنتا ہے۔یعنی آواز ہوا کے باہر جانے والے بہاؤ پر مبنی ہے۔صوتیات کی یہ شاخ اس عمل کا مطالعہ کرتی ہے کہ کس طرح باہر جانے والی ہوا کے بہاؤ کو منظم کیا جاتا ہے تاکہ بولنے کی مختلف آوازیں بن سکیں۔

بول چال میں استعمال ہونے والے اعضاء: (Articulators)

ان سے مراد وہ اعضاء ہیں جو بول چال کی آواز کی تیاری میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔یہ اعضاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جو حرکت کر سکتے ہیں اور دوسرے وہ جو حرکت نہیں کرتے یا ساکن رہتے ہیں۔مثال کے طور پر زبان اور نچلے ہونٹ کو فعال (Active Articulators) جبکہ دانت اور سخت تالو کو غیر فعال اعضاء (Passive Articulators) کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حرکت نہیں کرتے اور ساکن رہتے ہیں۔

ڈینئیل جونز نے اپنی کتاب The Pronunciation of English میں اعضائے تکلم کو کل چودہ حصوں میں تقسیم کیا ہے :

1. ہونٹ 2. دانت 3. مسوڑھے 4. سخت تالو 5. نرم تالو 6. حلق کا کوا 7. زبان کا پھل 8. زبان کا اگلا حصہ 9. زبان کا پچھلا حصہ/زبان کی جڑ 10. کنٹھ/حلقوم 11. حلق پوش 12. صوتی لب 13. زبان کی نوک 14. ناک کا خلا۔(9)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

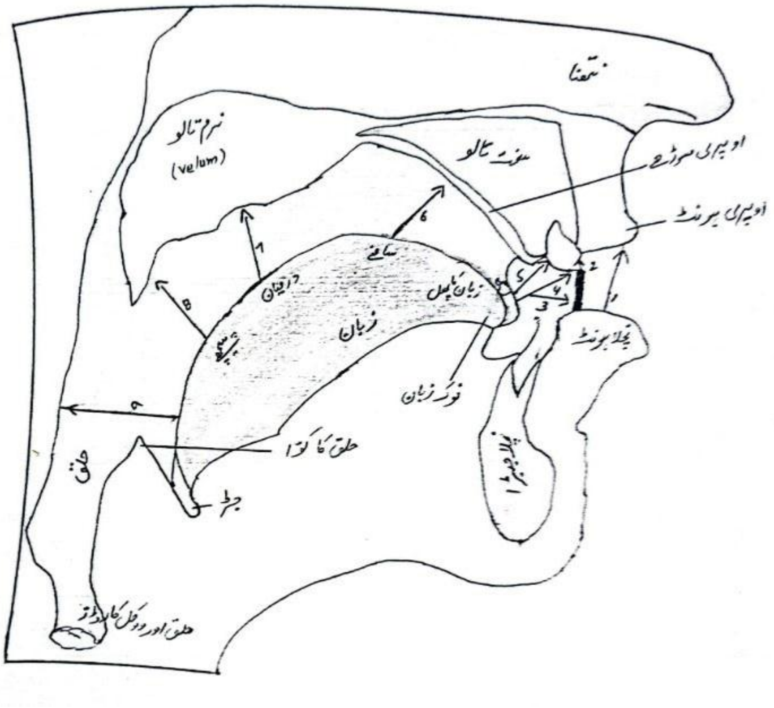

فعال اعضائے تکلم : (Active Articulators)

ان کا بنیادی کردار باہر جانے والی ہوا کے بہاؤ میں فعال طور پر مداخلت کرنا اور مختلف قسم کی آوازیں بنانے کے لیے اس میں ترمیم کرنا ہے۔ یہ کام تخمینہ لگا کر، ہوا کو مکمل روک کر یا غیر فعال اعضاء کے ساتھ مکمل رابطے میں آ کر کیا جاتا ہے۔ ان فعال اعضاء کی تفصیل درج ذیل ہے:

زبان: (Tongue)

بول چال میں استعمال ہونے والے اعضاء میں زبان سب سے زیادہ فعال ہے۔ یہ بنیادی طور پر ترتیب اور حرکات کی ایک حیرت انگیز حد کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ یہ پٹھوں سے بنی ہوئی ہے۔ ان پٹھوں کی مدد سے زبان گول بھی ہو جاتی ہے اور پیچھے کی طرف بھی جا سکتی ہے۔ یہ پٹھے زبان کے اندر ہوتے ہیں اور بنیادی طور پر اس کی شکل میں تبدیلی کے ذمہ دار بھی ہوتے ہیں۔ زبان کو اس کی لمبائی کے ساتھ مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی زبان کی نوک، زبان کا پھل، زبان کا اگلا حصہ، زبان کا پچھلا حصہ اور زبان کی جڑ وغیرہ۔

بول چال کے اس سارے نظام میں زبان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر عبد الغفار شکیل نے اس کی اہمیت کی وضاحت کچھ یوں کی ہے:

"زبان کو زبان اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ادائیگی میں یعنی بولنے میں ہمارے منہ کے اس عضو کا استعمال ہوتا ہے جسے زبان یا جیب کہتے ہیں اور یہ عضو منہ کے علاوہ دیگر اعضائے تکلم کی مدد سے مختلف آوازیں ادا کرنے میں معاون و مددگار ہوتا ہے۔" (9)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

زبان کے اطراف کو بھی بولنے میں استعمال کیا جا سکتا ہے یہ حاشیہ (Margin) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ پس منظر (Lateral) کی آوازوں کے لیے (پس منظر ایک مصمتہ ہے جس کی ادائیگی میں سانس تھوڑا بہت روکا جاتا ہے اور بغیر رکاوٹ کے آواز نہیں دیتا جس میں ہوا کا بہاؤ زبان کے ایک یا دونوں اطراف سے آگے بڑھتا ہے لیکن زبان اسے منہ کے بیچ میں جانے سے روک دیتی ہے۔ اس کی ایک مثال /ل/ ہے جیسا کہ لاکھ) اطراف کو ہوا کے بہاؤ کے لیے کافی بلند کیا جاتا ہے تاکہ ہلچل پیدا ہو اور ہوا مسلسل گزر سکے۔ زبان کی نوک کو اوپر کیا جاتا ہے اور پیچھے کی طرف گھمایا جاتا ہے تاکہ گزرنے والی ہوا میں ارتعاش پیدا ہو سکے۔ یہ مختلف قسم کی رگڑ سے پیدا ہونے والی (Retroflex) آوازیں پیدا کرتا ہے Retroflex . صوتیات میں زبان کی نوک کے سخت تالو کی طرف مڑ جانے پر پیدا ہونے والی آواز ہے۔ جیسا کہ انگریزی میں /sh/ اور اردو میں /ش/۔ شب وغیرہ۔

نچلا ہونٹ : (Lower Lip)

نچلا ہونٹ ایک فعال عضو کے طور پر کام کرتا ہے جسے منہ کی کئی طرح کی ترتیب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. اوپری ہونٹ کے ساتھ یہ مختلف درجے کی گول شکل بنا سکتا ہے جو مختلف مصوتے پیدا کرتے ہیں۔ یہ اوپری ہونٹ کے ساتھ مکمل زبانی اخراج لا سکتا ہے جو کہ دولبی آوازیں پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ /ب/ اور /پ/ وغیرہ۔ بہت سی زبانوں میں یہ (Fricatives) سیٹی والی آوازیں بھی بناتا ہے۔ جب نچلا ہونٹ اوپری دانتوں کے ساتھ رابطے میں آتا ہے تو ہم سیٹی والی آوازیں (Fricatives) سنتے ہیں جنھیں لب دنتی آوازیں بھی کہتے ہیں.

غیر فعال اعضائے تکلم : (Passive Articulators)

غیر فعال اعضائے تکلم بول چال کے دوران حرکت نہیں کرتے لیکن آواز کی ساخت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فعال اعضائے تکلم ان کے قریب آتے ہیں تاکہ ان کے ساتھ مکمل رابطے میں آ کر ایک مکمل بندش بنائیں یہ اعضاء زیادہ تر منہ کے اوپری حصے میں واقع ہیں۔ اوپری ہونٹ، دانت، اوپری دانتوں کے پیچھے موجود مسوڑھے، سخت تالو، نرم تالو، حلق کا کوا اور گلے کی پچھلی دیوار جسے Pharynx کہا جاتا ہے ان میں شامل ہیں۔ ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

اوپری ہونٹ : (Upper Lip)

اگرچہ اوپری ہونٹ ایک غیر لچکدار عضو نہیں ہے اور اسے حرکت میں لایا جا سکتا ہے لیکن بول چال کی آوازوں کی ساخت میں اسے فعال عضو کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ نچلا ہونٹ اوپر پہنچ کر اس کے ساتھ رابطے میں آ کر مختلف بناوٹیں بناتا ہے۔ اس لیے اسے ایک غیر فعال عضو مانا جاتا ہے۔

اوپری دانت : (Upper Teeth)

اوپری دانتوں کی قطار غیر فعال عضو کے طور پر کام کرتی ہے۔ زبان کی نوک اور پھل کے ساتھ نچلا ہونٹ بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ دانتوں کے کنارے یا اوپری دانتوں سے مل کر ایک تنگ راستہ بناتے ہیں۔ /do/ میں /d/ یا اردو میں /د/ کی آواز اس طریقے سے پیدا ہوتی ہے۔ اوپری دانت Fricatives یا سیٹی والی آوازوں کے پیدا ہونے میں شامل ہوتے ہیں جنھیں لب دنتی آوازیں کہتے ہیں۔ جس میں نچلا ہونٹ ان کے قریب ہو کے ایک دراڑ بناتا ہے جس کی وجہ سے ہوا رگڑ کا شور پیدا کرتی ہے۔

اوپری مسوڑھے : (Alveolar Ridge)

یہ اوپری دانتوں کے بالکل پیچھے واقع ہیں۔ بولنے میں استعمال ہونے والے فعال اعضاء زبان کے مختلف حصوں تک پہنچ کر یا تو ایک تنگ یا ایک مکمل بندش کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اردو میں /ٹ/، /ٹھ/ اور /ڈ/ وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سخت تالو: (Hard Plate)

اوپری مسوڑھوں کے پیچھے سخت تالو شروع ہوتا ہے جو منہ کی چھت کا بڑا حصہ بناتا ہے۔ یہ ہڈی کی ان پلیٹوں سے بنا ہے جو نرم تالو میں ختم ہو جاتی ہیں۔ سخت اور نرم تالو دونوں کا کچھ حصہ متعدد بولنے والی آوازوں کی بناوٹ میں زبان کے رابطے یا قریبی رابطے کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسے مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جہاں زبان رابطہ کرتی ہے صوتی معیار کو اس نقطہ کے مطابق تبدیل کیا جاتا ہے جس پر زبان کے ذریعے سخت تالو کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ان آوازوں کو /ی/ (ایک نیم آواز) کی طرح تالو کے طور پر پہچانا جاتا ہے Ship . میں /sh/ کی آواز اور Azure میں /z/ کے طور پر ظاہر ہونے والی /zh/ کی آواز کو عام طور پر Palato-Alveolar آوازوں کے طور پر درجہ بند کیا جاتا ہے۔ ہم سخت تالو کے بالکل سامنے یا مسوڑھوں کے کنارے اور تالو کے درمیان موجود جگہ کو چھونے کے لیے زبان کی نوک کو لا کر یہ آوازیں پیدا کر سکتے ہیں۔ Alveo -Platal حصہ اس سے مزید پیچھے ہے۔

نرم تالو : (Soft Plate)

اسے جامد عضو کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہ ایک نرم اور لچکدار عضو ہونے کی وجہ سے حرکت کر سکتا ہے۔ نرم تالو کا بنیادی عمل خود کو نیچے کر کے گلے سے ناک کی طرف جانے والے راستے کو کھولنا ہوتا ہے۔ جب اسے نیچے کیا جاتا ہے تو منہ کا زبان والا حصہ بند ہو جاتا ہے اور باہر جانے والی ہوا ناک سے گزرتی ہے۔ اس انداز سے پیدا ہونے والی آوازوں کو ناک کی آوازیں (Nasals) کے طور پر پہچانا جاتا ہے. جیسا کہ /م/، /ن/ اور /ں/ وغیرہ۔ منہ کا زبان والا راستہ کھولنے اور ہوا کو اس میں سے گزرنے کی اجازت دینے کے لیے نرم تالو کو اوپر اٹھایا جاتا ہے اس طرح نرم تالو ایک جھلی کے طور پر کام کرتا ہے۔

زبان کا پچھلا حصہ نرم تالو کے ساتھ رابطہ کرتا ہے جس سے یا تو رگڑ کی آواز پیدا کرتا ہے یا رک جاتا ہے۔ ان بندشوں کو نرم تالوں میں موجود جھلی کی بندشوں کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جیسا کہ /ک/، /کھ/ اور /گ/ وغیرہ Retroflex آوازیں ہیں جو کہ زبان کی نوک کو چھونے کے لیے نرم تالو کو نیچے کی طرف لا کر بھی پیدا کی جا سکتی ہیں۔

حلق کا کوا : (Epiglottis)

نرم تالو گوشت کے ایک ٹکڑے میں ختم ہو جاتا ہے جو گردن کے راستے پر لٹکتا ہے۔ اسے حلق کا کوا کہتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹا سا لچکدار اضافی حصہ ہے جو حلق کی جھلی کے پچھلے کنارے سے پیچھے لٹکا ہوا ہے۔ اسے باہر جانے والی سانس کے بہاؤ سے ارتعاش دی جاتی ہے تاکہ ہلکی آوازیں بن سکیں خاص طور پر گلے کی لرزتی ہوئی آواز۔

حلق: (Throat)

گلے کی پچھلی دیوار بول چال کی آواز بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ سامنے زبان کی جڑ ہے تالو اور دو سوراخ جو ناک اور زبان کے راستے کی طرف لے جاتے ہیں۔ حلق آواز کے لیے ایک گونج کا کام کرتا ہے۔ گردن کا جڑا ہونا گونج کو فروغ دیتا ہے اور لہجے کو بھاری، رعب دار، مضبوط اور گونج دار بناتا ہے۔ گلے کی تنگی لہجے کو باریک، تیز، مبہم اور آواز کو یوں بنا دیتی ہے جیسے گلا بیٹھا ہو۔ اس کے علاوہ زبان کی جڑ کو بھی گردن کی دیوار کے ساتھ رابطے میں کے لایا جا سکتا ہے اور اس سے مخصوص قسم کی سیٹی والی آوازیں (Fricatives) اور بندشیں بنائی جا سکتی ہیں۔

آوازوں کی درجہ بندی کے لیے ان کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک گروہ مصوتے اور دوسرا مصمتے کہلاتا ہے۔

مصمتوں سے مراد ان آوازوں کی درجہ بندی ہے جن کو ادا کرتے وقت ہمارے منہ سے نکلنے والی ہوا کو کسی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے اُردو صوتیات کو مصمتی، مصوّتی اور نیم مصوّتی درجہ بندیوں میں امتیاز کرتے ہوئے کل ۴۱ صوتیات (فونیمز) کی فہرست پیش کی ہے، جس میں و، ن، ہ، ی، ے، کو مزید ذیلی اصوات میں تقسیم کیا گیا۔ "(10)

مصمتوں کی ان آوازوں کی درجہ بندی کے لیے تین طریقے رائج ہیں:

1. آواز (Voicing)

2. آواز کو ادا کرنے کی جگہ (The Place of Articulation)

3. آواز کو ادا کرنے کا طریقہ (The Manner of Articulation)

آواز: (Voicing)

بول چال کی سطح پر آواز دار (Voiced) آواز وہ ہوتی ہے جس کو ادا کرتے وقت ووکل کارڈز جو کہ ٹیٹوے یا Adam's apple کے دونوں اطراف موجود ہوتے ہیں۔ ان میں ارتعاش پیدا ہو اور بے آواز (Voiceless) آواز وہ ہوتی ہے جس کو ادا کرتے وقت یہ ارتعاش پیدا نہ ہو۔ اردو میں ان کی ترتیب کچھ اس طرح ہے :

آواز دار: (Voiced)

/ب/، /بھ/، /د/، /دھ/، /ڈ/، /ڈھ/، /گ/، /گھ/، /م/، /مھ/، /ن/، /نھ/، /ل/، /و/، /ر/، /ز/، /ژ/، /ڑ/، /ڑھ/، /ل/، /لھ/، /ج/، /جھ/، اور /ی/.

بے آواز: (Voiceless)

/پ/، /پھ/، /ت/، /تھ/، /ٹ/، /ٹھ/، /ک/، /کھ/، /ق/، /ف/، /س/، /ش/، /ح/، /ہ/، /ھ/، /چ/ اور /چھ/۔ یہ آوازیں مصمتے ہیں۔

اگر معلوم کرنا ہو کہ کون سی آواز، آواز دار اور کون سی بے آواز ہے تو اپنا ہاتھ ٹیٹوے (Adam's apple) پر رکھیے اور ان آوازوں کو دہرائیے۔ جس آواز پر ٹیٹوے میں ارتعاش پیدا ہو وہ آواز دار اور جس پر ارتعاش پیدا نہ ہو وہ بے آواز ہو گی۔

آواز کو ادا کرنے کی جگہ: (Place of Articulation)

مصمتوں کی ادائیگی کی جگہ اور اس کے ساتھ ساتھ ادا کرنے کا طریقہ یا نقطہ رابطے کا وہ مقام ہے جہاں ایک حرفی اشارے سے یا ایک فعال عضو اور غیر فعال مقام کے درمیان آواز کی نالی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ پیش کردہ چارٹ میں بیان کردہ ان نکات کی بنیاد پر مصمتوں کو تقسیم کیا گیا ہے جن پر آواز میں استعمال ہونے والے اعضائے تکلم چھوتے ہیں یا ایک دوسرے کے قریب ترین ہوتے ہیں۔ آواز کو ادا کرنے کی ان جگہوں کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

دولبی : (Bilabial)

یہ آوازیں دونوں ہونٹوں کے باہم ملنے سے بنتی ہیں جیساکہ انگریزی میں /b/ , /p/ اور /m/ جبکہ اردو میں /ب/، /بھ/، /پ/، /پھ/، /م/ اور /مھ/ دولبی آوازیں ہیں۔

لب دنتی: (Labiodental)

یہ آوازیں نیچے کے ہونٹ اور اوپری دانتوں کے ملنے سے بنتی ہیں انگریزی میں /v/-very, /f/-fish اور اردو میں لب دنتی اوازوں کی مثالیں یہ ہیں :

/ف/-فرش اور /و/- وطن

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

دنتی: (Dental)

یہ آوازیں نوک زبان کے اوپری دانتوں سے لگنے پر بنتی ہیں۔اردو میں /ت/-تل ، /تھ/-تھال ، /ث/- ثمر ، /د/-دل اور /دھ/-دھوپ اس کی مثالیں ہیں۔

لثوی: (Alveolar)

یہ نوک زبان اور زبان کے پھل کو اوپری مسوڑھوں سے لگانے سے بنتی ہیں۔انگریزی میں /d/ - do , /n/ -no , /s/ - see , /r/ -run /z/ - zoo , /l/ - left اور اردو میں اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

/ن/-نام ، /نھ/-ننھا ، /س/-ساز ، /ر/-رش ، /ز/-زلف ، /ظ/-ظلم ، /ل/-لاکھ اور /لھ/-کلھاڑا۔

تالوی : (Plato Alveolar)

یہ آوازیں زبان اور زبان کے اطراف کے منہ اور تالو کی چھت تک چھونے سے بنتی ہیں۔اردو میں /ٹ/-ٹاٹ ، /ٹھ/-ٹھر ، /ڈ/-ڈور ، /ڈھ/-ڈھول ، /ش/-شب ، /ژ/-ژالہ باری ، /چ/-چنے ، /چھ/-چھاتا ، /ج/-جل اور /جھ/-جھولا اس کی مثالیں ہیں۔

حلقی: (Velar)

یہ زبان کے پچھلے حصے کو نرم تالو کے برابر رکھنے سے بنتی ہیں۔انگریزی /Cat - /k/ , go - /g اور اردو میں /ک/-کام ، /کھ/-کھیت ، /ق/-قمر ، /خ/-خالی ، /گ/-گیت ، /گھ/-گھر ، /غ/-غزل اور /ن/ں/-سنگ وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

آواز کو ادا کرنے کا طریقہ: (The Manner of Articulation)

آواز کو ادا کرنے کے طریقے کے مطابق جو کہ بول چال میں استعمال ہونے والے اعضائے تکلم کے تنگ یا بند ہونے سے پیدا ہونے والی رکاوٹ کی قسم کو بیان کرتا ہے ان کی ترتیب درج ذیل ہے:

دھماکے سے ادا ہونے والی آوازیں (بندشیں)

Plosives

ناک سے ادا ہونے والی آوازیں

Nasals

ہوا کی رگڑ سے ادا ہونے والی آوازیں

Fricatives

حلق کی آواز

Lateral

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مکمل بندش سے ادا ہونے والی آوازیں

Affricates

بغیر رگڑ کے ادا ہونے والی آوازیں

Semi Vowels

دھماکے سے ادا ہونے والی آوازیں یا بندشیں:

(Plosives)

ان مصمتوں کو ادا کرتے وقت زبان اور ناک کے راستے بیک وقت بند کر دیے جاتے ہیں۔ فعال اور غیر فعال اعضا ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں آتے ہیں اور مکمل بندش کے ذریعے ہوا کو منہ سے باہر آنے سے روکتے ہیں۔ نرم تالو بلند ہو جاتا ہے اور اس طرح ناک کا راستہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ زبان کی بندش کے پیچھے کی ہوا دبی ہوتی ہے اور جب گفتگو میں استعمال ہونے والے فعال اعضائے تکلم کو غیر فعال کے ساتھ رابطے سے ہٹا دیا جاتا ہے تو ہوا ایک دھماکے کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے۔ ان کو بندشوں کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔/بھاگ/،/بال/اور/پتا/وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

ناک سے ادا ہونے والی آوازیں: (Nasals)

اس میں سانس کا بہاؤ سانس کی نالی یا ہونٹوں میں کسی جگہ پر رک جاتا ہے جبکہ اسے ناک میں داخل ہونے اور وہاں گونج پیدا کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس طرح ناک کی آواز مکمل زبانی بندش کی سختی سے تیار ہوتی ہے۔ نرم تالو نیچے ہوتا ہے اور ہوا ناک سے گزرتی ہے۔ ناک سے آنے والی تمام آوازیں (Voiced) آواز دار ہوتی ہیں۔ جیسے کہ /مال/،/نام/اور/انگ/وغیرہ۔

ہوا کی رگڑ سے ادا ہونے والی آوازیں: (Fricatives)

بول چال میں استعمال ہونے والے فعال اور غیر فعال اعضائے تکلم ایک دوسرے کے اتنے قریب ہوتے ہیں کہ ان کے درمیان گزرنے کا راستہ تنگ ہوتا ہے۔ ہوا اس میں سے قابل سماعت رگڑ کے ساتھ گزرتی ہے۔ مثلاً: /ف/-فرش،/س/-ساز،/ش/-شب اور/ز/-زلف وغیرہ۔

حلق کی آواز: (Lateral)

یہ آواز کی نالی کے بیچ میں مکمل بندش سے تیار ہوتی ہے لیکن ہوا زبان کے ایک یا دونوں اطراف سے باہر نکلتی ہے۔ تفصیل اور مثالوں کے لیے پیش کیا گیا مصمتوں کا چارٹ ملاحظہ فرمائیے۔

ہوا کی نالی کی مکمل بندش سے پیدا ہونے والی آواز: (Affricates)

وہ آواز جو بندش کے طور پر شروع ہوتی ہے (سانس کی لہر کی مکمل رکاوٹ کے ساتھ آواز) اور ایک رگڑ سے پیدا ہونے والی آواز Fricative نامکمل بندش اور رگڑ کی آواز کے ساتھ ختم ہوتی ہے .

/چھاتا/،/چنے/،/جل/اور/جھولا/اس کی مثالیں ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

بغیر رگڑ کے ادا ہونے والی آوازیں: (Semi Vowels)

ایک Semi Vowel ایک پھسلن (glide) ہے جو کہ ایک حرف کے طور پر کام کرتی ہے۔ ادائیگی کے لحاظ سے Semi Vowels کا کردار Vowels کی طرح نہیں ہوتا یہ کبھی متکلم نہیں ہوتے اور خود سے کبھی نہیں بولے جا سکتے. ان کو منتقلی آوازیں بھی کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ /ی/، /یار/اور/پیار/وغیرہ۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

آواز کو ادا کرنے کی جگہ Place of Articulation		Bilabial دونوں ہونٹوں کو ملانے سے	Labio-Dental نچلا ہونٹ اور اوپری دانت	Dental نوکِ زبان اور اوپری دانت	Alveolar اوپری مسوڑھا، نوکِ زبان اور زبان کا پھل	Plato-Alveolar سخت تالو اور زبان کا پھل	Platal سخت تالو اور نوک زبان	Velar نرم تالو اور زبان کا پچھلا حصہ	Glotta کوے کی
آواز کو ادا کرنے کا طریقہ Manner of Articulation									
ہوا کا دھماکے سے نکلنا Plosives ہوا کے راستے کو مکمل بند کرنا اور پھر اچانک چھوڑنا	بے آواز	پ: پتہ پھ: پھول		ت: تل تھ: تھال ث: ثمر	ٹ: ٹاٹ ٹھ: ٹھہر			ک: کام کھ: کھیت ق: قمر	
	آواز دار	ب: بال بھ: بھاگ		د: دل دھ: دھوپ	ڈ: ڈور ڈھ: ڈھول			گ: گیت گھ: گھر غ: غزل خ: خالی	
ہوا کا ناک سے نکلنا Nasals منہ بالکل بند ہو جبکہ ناک کا راستہ کھلا ہو	بے آواز								
	آواز دار	م: مال مھ: کمھار			ن: نام نھ: ننھا			ن، ں: سنگ	
ہوا کا رگڑ سے نکلنا Fricatives مکمل بندش اور پھر آہستہ سے ہوا کو نکالنا	بے آواز		ف: فرش		س: ساز	ش: سب			ح، ھ، ہ: ہاتھی
	آواز دار		و: وطن		ر: رش ز، ظ: زلف	ژ: ژالہ باری	ڑ: پہاڑ ڑھ: چڑھنا		
پس منظر کی آواز	بے آواز								

Lateral حلق کی نالی کی مکمل بندش اور ہوا کا زبان کے اطراف سے نکلنا	آواز دار				ل: لاک لھ: کلھاڑا				
بندشیں Affricate ہوا کی گزرگاہ کی مکمل بندش اور پھر آہستہ سے نکلنا	بے آواز					چ: چنے چھ: چھاتا			
	آواز دار					ج: جن جھ: جھولا			
نیم مصوتے Semi-vowls ہوا کا بہاو رکتا نہیں، مصوتوں سے ملتی جلتی آواز	بے آواز								
	آواز دار						ی: پیار		

لسانیات اور ادب کو کبھی بھی دو الگ الگ سانچوں میں ڈھالا نہیں جا سکتا۔ ادب اور لسانیات کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پروفیسر گیان چند جین نے ادب اور لسانیات کے تعلق کے حوالے سے اپنی رائے کچھ یوں پیش کی ہے:

"ادب سے لسانیات کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ شرح کرنے کی ضرورت نہیں۔ لسانیات سے قدیم ادب کو اور دوسری زبانوں سے مستعار لفظوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ لسانیات کے لیے ادب مسالہ فراہم کرتا ہے۔ زبان کا تاریخی مطالعہ عہد بہ عہد کے ادبی نمونوں ہی کے سہارے ہو سکتا ہے۔) "12(

دراصل زبان کا علم تھیوری سے زیادہ تجربے پر انحصار کرتا ہے یعنی یہ عملی مشقوں کا مرہون منت ہے۔ صوتیات اس کی سب سے اہم شاخ ہے جس میں آواز کی پیداوار، ترسیل اور وصول کرنے کے عوامل کا گہرا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر آئی پی اے (International Phonetics Association) مختلف تجربات اور مشاہدات کے ذریعے زبان اور اس کے علم کے حوالے سے نئے نئے امکانات کو منظر عام پر لانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ غور طلب اور اہم بات یہ ہے کہ ماہرین لسانیات کا دعویٰ جسے تنقید کا نشانہ بھی بنایا جاتا رہا کہ "زبان ایک باقاعدہ سائنس ہے" آج پوری دنیا اس دعوے کو تسلیم کر چکی ہے۔ اس کارنامے کا سہرا ان تمام ماہرین لسانیات کے سر ہے جنھوں نے جدید لسانیات (Modern Linguistics) کو اپنے تجربات کی مدد سے وسعت عطا کی۔ میرے اس پیش کیے گئے تحقیقی مقالے میں مصمتوں کا جو ٹیبل ترتیب دیا گیا ہے اسے میں نے آئی پی اے کے جاری کردہ انگریزی کے جدید ترین Consonants Chart کی طرز پر بنانے کی اپنی سی کوشش کی ہے اور بلاشبہ اس میں تصحیح کے امکانات موجود ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اردو لسانیات کے قارئین کے لیے یہ تحریر سود مند ثابت ہو گی۔

حوالہ جات :

1. فرومکن، وکٹوریا۔ An Introduction to Language. پانچواں ایڈیشن، ہارکورٹ آسٹریلیا pty لمیٹیڈ، 2005، ص: 73.

2. ایچیسن، ژاں۔ (Linguistics. (Teach Yourself Books لنکن ووڈ، NIC III پب گروپ 1992. ص: 89.

3. زین العابدین۔ An Introduction to Applied Linguistics. پنجاب یونیورسٹی پریس 2021۔ ص: 11.

4. ابوالاعجاز حفیظ صدیقی 'کشاف تنقیدی اصطلاحات' اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان' ۱۹۸۵ء' ص ۱۵۶۔

5. ڈاکٹر محی الدین قادری زور 'ہندوستانی لسانیات' لاہور: مکتبہ معین الادب '۱۹۶۱ئ' ص ۲۱۔

6. مسعود حسین خان، "اردو، صوتیات کا خاکہ"، مشمولہ: اردو میں لسانی تحقیق۔

7. تیتریا پنیشد 1,2 شکشاولی۔

8. فائزہ بٹ، اردو زبان میں لسانی تحقیق، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور۔ 2017۔

9. ڈینئیل جونز، بحوالہ شعور زبان از فہمیدہ بیگم (نئی دہلی؛ موتی باغ، 1990)، ص: 119.

10. عبدالغفار شکیل، زبان اور لسانیات: مشمولہ "اردو لسانیات کے زاویے": سید روح الامین، عزت اکادمی، گجرات، 2007۔

11. گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر: اردو کی بنیادی اور ذیلی آوازیں، مشمولہ مقالہ در 'اردو املا و قواعد' مرتّب: ڈاکٹر فرمان فتح پوری، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1990۔

12. پروفیسر گیان چند جین، عام لسانیات، ص: 31۔